عرب جمہوریہ مصر　　۱۹شوال ۱۴۴۳ھ

وزارت اوقاف　　۲۰مئی ۲۰۲۲ء

محنت کش کسان

بے شک ملکوں کے قیام اور ان کے استحکام کے لیے زراعت سب سے اہم ستونوں میں سے ایک ہے۔ یہ شعبہ غذا کی فراہمی اور اور بقدرِ ضرورت اس کی موجودگی کا ضامن ہے، قرآن کریم میں غور وفکر کرنے والے کے سامنے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ زراعت کی اہمیت کی وجہ سے اللہ رب العزت نے ایک سے زیادہ جگہوں پر اس کا ذکر فرمایا ہے، ارشاد باری تعالی ہے:"وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُتَجَاوِرَاتٌ وَجَنَّاتٌ مِنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ" اور زمین میں (مختلف قسم کے) ٹکڑے ہیں جو قریب قریب ہیں اور انگوروں کے باغ ہیں اور کھیتیاں اور کھجوریں ہیں۔[رعد:۴]۔ اور ارشاد باری تعالی ہے:"أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ" کیا انہوں نے ملاحظہ نہیں کیا کہ ہم پانی بنجر زمین کی طرف لے جاتے ہیں پھر ہم اس کے ذریعے سے کھیتی نکالتے ہیں اس سے ان کے چوپائے اور وہ خود کھاتے ہیں۔[سجدہ:۲۷]۔

شریعت مطہرہ نے زراعت کو عبادت کے زمرے میں شامل فرمایا ہے جس سے کسان ثواب کا حقدار ٹھہرتا ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی مسلمان ایک درخت کا پودا لگائے یا زمین میں بیج بوئے پھر اس سے کوئی پرندہ یا انسان یا جانور جو بھی کھائے تو وہ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیں زندگی کے آخری لمحے تک پابندی کے ساتھ کھیتی باڑی کرنے کی نصیحت فرمائی، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر قیامت قائم ہو جائے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں پودا یا درخت ہو تو اگر تم اس پودے کو لگا سکتے ہو تو لگاؤ۔

زراعت کی عظمت کی وجہ سے اسلام نے اسے صدقات جاریہ میں شامل فرمایا ہے جس کا ثواب اس کے مرنے کے بعد بھی اسے پہنچتا رہتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات لوگ ایسے ہیں جن کے مرنے کے

بعد بھی ان کے اس عمل کا ثواب انہیں ملتا رہتا ہے: جس نے کسی کو تعلیم دی، اور وہ جس نے نہر کھودی یا جس نے کنواں کھودا، اور وہ جس نے درخت لگایا، اور جس نے مسجد بنائی، اور وہ جس نے کسی کو قرآن کا وارث بنایا، اور وہ جس نے ایسی اولاد اپنے پیچھے چھوڑی جو اس کے لیے اس کی وفات کے بعد استغفار طلب کرے۔ کیونکہ کسان زندگی کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈالتا ہے اور اس سے وہ صرف خود ہی زندہ نہیں رہتا بلکہ وہ اپنے معاشرے اور وطن کی بھلائی کرتے ہوئے مخلص زندگی گزارتا ہے۔

محنتی کسان کا رتبہ بہت بلند ہے؛ وہ ملک کی مضبوطی میں اپنا حصہ ڈالتا ہے اور اس کے استحکام کے لیے اپنا کردار ادا کرتا ہے؛ اور اپنے ملک کے باشندوں کے لیے روزگار پیدا کرتا ہے؛ پس جس قوم کے پاس اپنی روزمرہ کی غذا ہی نہ ہو تو وہ کبھی ثابت قدم نہیں رہ سکتی۔ کسان زراعت میں اپنی محنت سے اپنے لیے اور اپنے وطن کے لیے بلند حوصلہ اور سچی قربانی سے کامیابی کا جھنڈا گاڑتا ہے اللہ رب العزت کے اس فرمان کی تعمیل کرتے ہوئے کہ ارشاد باری تعالی ہے: "وَقُلِ اعْمَلُواْ فَسَيَرَى اللّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَسَتُرَدُّونَ إِلَى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُون" اور فرمایئے کہ عمل کرتے رہو پس اللہ تعالی اور اس کا رسول تمہارے عمل کو دیکھے گا اور مومن (دیکھیں گے) اور اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو ہر پوشیدہ اور ظاہر چیز کا جاننے والا ہے پس وہ تمہیں اس سے خبردار کرے گا جو تم کیا کرتے تھے۔[توبہ:۱۰۵]، اور ہمارے نبی کریم ﷺ کی اس دعا کے ساتھ عرض گزار ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! میری امت کے لیے دن کے ابتدائی حصہ میں برکت عطا فرما۔

محنتی کسان بے ساختگی اور بغیر سوچ وبچار کے کام نہیں کرتا بلکہ وہ علم و عمل کے اسباب کو بروئے کار لاتے ہوئے مکمل منصوبہ بندی کے ساتھ اپنا کام سرانجام دیتا ہے۔ قرآن کریم میں سیدنا یوسف علیہ السلام کے واقعہ میں غور و فکر کرنے والے کی نظر اس زرعی معیشت کی منصوبہ بندی پر پڑتی ہے جس کی بنیاد اللہ تعالی کے

کریم نبی علیہ السلام نے رکھی کہ جب انہیں سچے خواب کے ذریعے اس غذائی بحران کا علم ہوا جو عنقریب اس پورے علاقے کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا تو انہوں نے اس بحران سے بچنے کا منصوبہ پیش کیا اور اسے نافذ کیا گیا ،پس یہ مصر اور اس کے آس پاس والے علاقوں کے لیے خیر و برکت کا باعث بنا، جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:" قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ * ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تُحْصِنُونَ * ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ" آپ نے فرمایا تم سات سال تک حسبِ دستور کاشت کروگے جو تم کاٹوگے اسے خوشوں میں رہنے دو مگر تھوڑا سا (حسبِ ضرورت نکال لو) جسے تم کھالو (۴۷) پھر اس (خوشحالی) کے بعد سات (سال) بہت سخت آئیں گے جو تم نے ان کے لئے پہلے ذخیرہ کر رکھا ہو گا وہ کھا جائیں گے مگر تھوڑا سا جو تم محفوظ کر لو گے (۴۸) پھر اس عرصہ کے بعد ایک سال آئے گا جس میں لوگوں کے لیے پانی برسایا جائے گا اور اس سال وہ (پھلوں کا) رس نکالیں گے۔[یوسف:۴۷-۴۹]۔

محنتی کسان ہمیشہ اپنی زراعت کے حوالے سے اہل علم اور تجربہ کار لوگوں سے مشورہ کرتا ہے تاکہ وہ عمدہ اور معیاری اشیاء کی پیداوار کے ذریعے اپنے ملک و قوم کو نفع پہنچا سکے، اللہ رب العزت کے اس فرمان کی تعمیل کرتے ہوئے کہ ارشاد باری تعالی ہے:"فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ" پس اہل علم سے دریافت کرو اگر تم خود نہیں جانتے۔[نحل:۴۳]، اور کھجور کی پیوند کاری والی حدیث میں نبی کریم ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے کہ جب آپ نے فرمایا: تم اپنی دنیا کے معاملات کو بہتر جاننے والے ہو۔

برادرانِ اسلام!

بے شک محنت کش کسان محب وطن اور مخلص شہری ہوتا ہے، اس کی یہ وطن پرستی ان سازشوں کا مقابلہ کرنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کرتی ہے جو اس ملک کی زرعی زمینوں کو ہلاک یا بنجر کرنے کی کوشش کریں

یا اس پر ایسی تعمیرات کریں جو ملکی زرعی پیداوار میں کمی اور درآمدات میں زیادتی کا سبب بنیں؛ جس سے ملک پر بلاوجہ بوجھ پڑے، اور یہ ایسا نقصان ہے جس سے منع فرمایا گیا ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ کسی کو نقصان پہنچاؤ اور نہ خود کو کسی کو نقصان پہنچانے دو۔

جیسا کہ محنتی کسان اپنی وطن پرستی کو مد نظر رکھتے ہوئے کھیتی کی کٹائی کے بعد اس کی پیداوار کو بغیر کسی تاخیر، اور اجارہ داری کے خرید و فروخت کے لیے پیش کر دیتا ہے اور وہ لوگوں کی مجبوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زیادہ قیمت کا مطالبہ نہیں کرتا اور مقابلے بازی میں خرید و فروخت نہیں کرتا، اسلام نے اجارہ داری کی تمام صورتوں اور لوگوں کے لیے تنگی پیدا کرنے کو حرام قرار دیا ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اجارہ داری کرنے والا خطاکار ہے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے چالیس دن تک اجارہ داری کی تو وہ اللہ تعالی سے بری ہو گیا اور اللہ تعالی اس سے بیزار ہو گیا۔

اے اللہ! ہمارے ملک مصر اور دنیا کے تمام ملکوں کی حفاظت فرما!